حضور ﷺ کی قبرانور

از:ابو حمزہ محمد آصف مدنی عفی عنہ

سرگودھا،پنجاب،پاکستان

Mob:0304.5845090 whatsup:0313.7013113 arazvi425@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یہ دونوں قبریں حضور انور ﷺ کی ہر گز نہیں ہیں بلکہ سوشل میڈیا پر لوگوں نے صرف لائیکس لینے کیلئے یہ تصویریں چلائی ہیں جن کا حقیقت سے کچھ بھی تعلق نہیں۔
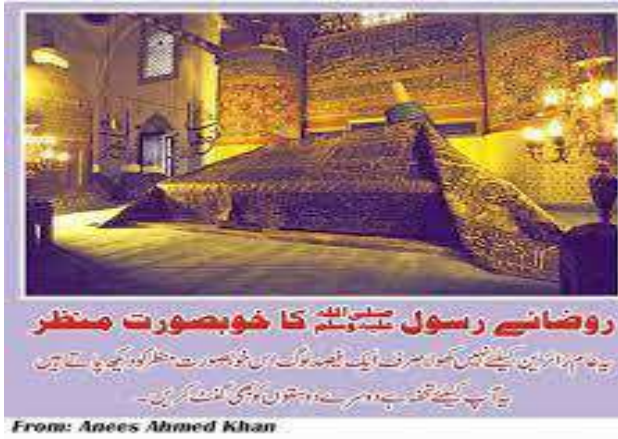
یہ وہ جگہ ہے جہاں تک صفائی کرنے والے جاتے ہیں اور یہاں پر ہی صدر،وزیر یا بادشاہ وغیرہ جاتے ہیں اس سے آگے کوئی بھی نہیں جاسکتا۔مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

پانچ کونوں والی دیوار:

سرکاردوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ مبارکہ میں حجرۂ مبارکہ (وہ مبارک کمرہ جس میں آپ کا مزار مبارک ہے) کھجوروں کی شاخوں سے بنا ہوا تھا، بعد میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور میں اس کی دیواریں کچی اینٹوں سے بنائی گئیں، البتہ اس کی چھتیں اب بھی کھجور کی شاخوں ہی کی تھیں۔ پھر لوگ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قبر انور سے بطور تبرک مٹی لیا کرتے تھے اس لیے سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے حکم سے اس کے سامنے دیوار بنا کر اس کو بند کر دیا گیا لیکن اس میں ایک سوراخ چھوڑ دیا گیا لوگ اس سے مٹی لینے لگے تو اسے بھی بعد میں بند کر دیا گیا۔ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ مبارکہ میں جب ایک دیوار گری اور اس کی دوبارہ تعمیر کی گئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حفاظت کی غرض سے پانچ کونوں والی دیوار بنادی، پانچواں کونہ اس وجہ سے بنایا گیا تا کہ کعبۃُ اللہ شریف سے مشابہت نہ ہو۔ اس پنج گوشہ دیوار میں نہ تو کوئی دروازہ رکھا گیا اور نہ ہی کوئی اور راستہ۔

(وفاء الوفاء، الفصل الثانی والعشرون۔۔۔ الخ، ج۱، ص۵۴۴، ۵۶۳، الدرۃ الثمینۃ لابن النجار، ذکر وفاۃ عمر، ص۲۰۷)

سیسہ پلائی ہوئی مضبوط دیوار:

سلطان نور الدین زنگی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ کے دور میں عیسائیوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک جسم کو چوری کرنے کی ناپاک سازش تیار کی، جس کے لیے انہوں نے دو افراد کو مدینہ منورہ میں پوری تیاری کے ساتھ روانہ کیا۔ انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جسم اطہر تک پہنچنے کے لیے زمینی سرنگ کھودی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سلطان نور الدین زنگی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ کے خواب میں آکر انہیں مطلع کیا اور ان دونوں خبیث عیسائیوں کا چہرہ بھی دکھایا۔ سلطان نور الدین زنگی زبردست عاشق رسول تھے، اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جسم اطہر کے ساتھ گستاخی کے تصور سے ہی کانپ اٹھے، فوراً مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے، پورے شہر کے لوگوں کو بلا کر صدقات دیے تا کہ ان دونوں گستاخوں کی پہچان ہو سکے، بعد ازاں ان دونوں کو گرفتار کر لیا گیا، ان کے کمرے سے زمین کھودنے کے ہتھیار وغیرہ برآمد ہوئے، ابتدائی تفتیش کے بعد انہوں نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا۔ سلطان نور الدین رَحمۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان دونوں کی گردنیں اڑانے کا حکم دیا۔ بعد ازاں آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کمرہ مبارکہ جس میں تینوں قبور (آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنھما کی قبریں) موجود ہیں کے باہر گہری کھدائی کروا کے سیسہ پگھلا کر دیوار کھڑی کر دی تا کہ آئندہ کوئی بھی ایسی ناپاک جسارت کرنے کی کوشش نہ کرے۔

(وفاء الوفاء، الفصل السابع والعشرون۔۔۔ الخ، خاتمۃ، ج۱، ص۶۴۸)

مقصورہ شریف (سنہری جالیوں) کی وضاحت:

مقصورہ شریف اس لوہے اور پیتل سے بنائی ہوئی جالی مبارکہ کو کہا جاتا ہے جو پانچ کونوں والی دیوار کے ارد گرد ہے، سب سے پہلے یہ جالی مبارکہ سلطان رکن الدین بیبرس نے سن ٦٦٨ ہجری میں بنوائی تھی، اس نے یہ جالی لکڑی کی بنوائی تھی، ان جالیوں کی لمبائی دو آدمیوں کے قد کے برابر تھی، بعد میں آنے والے بادشاہ نے اس میں مزید اضافہ کیا اور اسے چھت سے لگا دیا۔ بعد ازاں مختلف ادوار میں ان کی تعمیر نو کی جاتی رہی نیز ان پر مختلف رنگ بھی کیے جاتے رہے، حتی کہ اب بھی وہی جالیاں موجود ہیں جن کے سامنے عُشاق، خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور شیخین کریمین (حضرت ابو بکر و عمر) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مزارات پر درود و سلام عرض کرتے ہیں اور تینوں مزارات کے فیض سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ (وفاء الوفاء، الفصل السابع والعشرون۔۔۔ الخ، المقصورۃ الدائرۃ، ج۱، ص ٦١١)

(فیضان فاروق اعظم: جلد 1، صفحہ 789،790، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

امام اہلسنت الشاہ **امام احمد رضا خان قادری** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مواہب اور اس کی شرح میں ہے:

"(قد روی ابو داؤد والحاکم من طریق القاسم بن محمد بن ابی بکر) الصدیق (قال دخلت علی عائشۃ فقلت یا امہ اکشفی لی عن قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و صاحبیہ الحدیث (زاد الحاکم فرأیت رسول اللہ) ای قبرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقدما و ابابکر راسہ بین کتفی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعمر راسہ عند رجلی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قال ابو الیمن بن عساکر وھذہ صفتہ۔"

امام ابوداؤد اور حاکم نے حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی سند سے روایت کیا۔ فرمایا:

میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے عرض کیا:

اماں جان! حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور ان کے دو ساتھیوں کی قبور سے پردہ اٹھا دیجئے، (الحدیث)

امام حاکم نے یہ اضافہ کیا (جب مائی صاحبہ نے قبور سے پردہ اٹھایا) تو میں نے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قبر اطہر سب سے آگے دیکھی اور دوسری دو قبروں کی صورت یہ تھی کہ ابو بکر صدیق کا سر مبارک حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دو کندھوں کے پاس تھا جبکہ فاروق اعظم کا سر مبارک حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک پاؤں کی سیدھ میں تھا۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثانی دارالمعرفۃ بیروت ٨ / ٢٩٤)

اس کا نقشہ کچھ اس طرح ہو گا۔

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام ابوالیمن بن عساکر نے فرمایا صورت نقشہ سامنے ہے:

"(وروی ابوبکر الاجری) الحافظ الامام توفی فی محرم سنة ست وثلثمائة (فی کتاب صفة قبر النبی ﷺ عن عثیم بن نسطاس المدنی) تابعی مقبول کما فی التقریب (قال رأیت قبر النبی ﷺ فی امارة عمر بن عبدالعزیز فرأیته مرتفعا نحوا من اربع اصابع ورأیت قبر ابی بکر وراء قبره ورأیت قبر ابی بکر اسفل منه) ورواه ابونعیم بزیادة وصوره لنا۔"

امام حافظ ابو بکر آجری (متوفی محرم ۳۰۶ھ) نے حضور اقدس ﷺ کی قبر اطہر کے بیان میں ارشاد فرمایا:

عثیم بن نسطاس مدنی تابعی (جو مقبول رواۃ میں سے ہیں جیسا کہ التقریب میں ہے) سے روایت ہے فرمایا:

میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانہ خلافت میں آنحضرت ﷺ کی قبر اقدس کی زیارت کی، قبر اطہر زمین سے چار انگلی کے برابر اونچی تھی اور میں نے دیکھا کہ جناب صدیق اکبر کی قبر مبارک اس کے پیچھے اور اس سے نیچے تھی، محدث ابو نعیم نے کچھ اضافہ کرتے ہوئے راویت کیا ہے ۔

اور ہمارے لئے اس کی یہ تصویری صورت بیان فرمائی:

المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"(وقد اختلف اهل السیر وغیرهم فی صفة القبور المقدسة علی سبع روایات اوردها) ابو الیمن (ابن عساکر فی) کتابه (تحفة الزائر) والصحیح منها روایتان احدهما ماتقدم عن القاسم والاخری وبها جزم رزین وغیره وعلیها الاکثر کما قال المصنف فی الفصل الثانی و قال النووی انها المشهورة والمسمهودی انها اشهر الروایات ان قبره ﷺ الی القبلة مقدما بجدار هاثم قبر ابی بکر حذاء منکبی النبی ﷺ وقبر عمر حذا منکبی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنهما وهذا صفتها:"

سیرت نگاروں نے قبور مقدسہ کی وضع یا ساخت میں جو اختلاف کیا ہے اس سلسلے میں سات روایات پائی جاتی ہیں، ابوالیمن ابن عساکر نے وہ روایات اپنی کتاب **"تحفۃ الزائر"** میں بیان کی ہیں ان میں سے صرف دو روایات صحیح ہیں ایک ان میں سے وہ ہے جو ابوالقاسم کے حوالے سے بیان ہو چکی ہے۔

اور دوسری روایت وہ جس پر محدث رزین وغیرہ نے اعتماد کیا ہے اور اسی پر اکثر اہل علم قائم ہیں جیسا کہ مصنف نے دوسری فصل میں فرمایا: امام نووی کہتے ہیں کہ یہی مشہور ہے اور علامہ سمہودی نے فرمایا: زیادہ مشہور روایت یہ ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قبر اطہر دیوار قبلہ سے ملی ہوئی اور سب سے آگے ہے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک کندھوں کی سیدھ میں حضرت ابو بکر صدیق ضی اللہ تعالٰی عنہ کی قبر ہے پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے شانوں (کندھوں) کی سیدھ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قبر ہے۔

یہ ان قبور کی صورت ساخت ہے:

المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ

الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ

"ومرت واحدة من الضعیفة ولا حاجة لذکر باقیھا۔ اھ مافی المواھب وشرحھا ملتقطا قلت وقد ذکر السبع جمیعا الامام البدر محمود العینی فی عمدة القاری فراجعھا ان ھویت۔

ایک ضعیف روایت گزر چکی ہے اور بقیہ کے ذکر کی ضرورت نہیں جو کچھ مواہب لدنیہ اور اس کی شرح میں منتخب کردہ عبارت تھی وہ مکمل ہوگئی، میں (احمد رضا خان قادری) کہتا ہوں کہ پوری سات روایتوں کو امام بدر الدین محمود عینی نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف عمدۃ القاری (شرح صحیح بخاری) میں ذکر فرمایا ہے اگر خواہش مطالعہ ہو تو اس سے رجوع کیا جائے۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثانی دارالمعرفۃ بیروت ۸/ ۹۶۔۲۹۵)

مطالع المسرات میں ہے:

"وضع المولف صفة الروضة ھکذا"

مؤلف نے روضۃ کی ساخت بیان کی جو کہ نقشہ ذیل کے مطابق کچھ اس طرح ہے۔

قبر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

قبر عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ

قبر ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ

"ابوبکر مؤخر قلیلا عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلفہ وعمر خلف رجل ابی بکر وروی ابوداؤد والحاکم وصحح اسنادہ عن القاسم بن محمد الحدیث قال السمھودی وھذا ارجح ماروی عن القاسم ثم صورھا عن ابن عساکر ھکذا۔"

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ حضور ﷺ سے کچھ تھوڑا پیچھے ہیں اور حضرت عمر فاروق حضرت ابو بکر صدیق کے پاؤں والی حد سے قدرے پیچھے ہیں، امام ابو داؤد اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت قاسم بن محمد سے روایت کی ہے۔(الحدیث)

علامہ سمہودی نے فرمایا کہ یہ زیادہ راجح ہے جو کچھ حضرت قاسم سے روایت کیا گیا ہے پھر انھوں نے ابن عساکر کے حوالے سے اس کی **تصویر (نقشہ) کچھ اس طرح بیان فرمائی:**

قبر عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ | قبر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

قبر ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ

"وصدر ابو الفتح ابن الجوزی بوضعها هکذا ونسب ابن حجر هذه الصفة الی الاکثر۔اه مختصرا، قلت ووقع ههنا فی الکتاب تخلیط واضطراب نبهت علیه علی هامشه وزاده سید المرتضی فی النقل عنه فی شرح الاحیاء لم اجده فی نسختی شرح الدلائل ولا هو صحیح فی نفسه وذٰلک انه لم یذکر فی المطالع عن ابن الجوزی صورة جدیدة فکان قوله هکذا اشارة الی مامر و هو الذی نسبه ابن حجر الی الجمهور والاکثر کما ستمسع فیما یذکر اما المرتضی فنقل تصویره عن المطالع عن ابن الجوزی بعد قوله هکذا هکذا۔"

حافظ ابو الفرج بن جوزی نے ان کی وضع (یعنی قبور مقدسہ کی ساخت) کچھ اس طرح بیان فرمائی اور علامہ ابن حجر نے اس صورت وضع کو اکثر اہل علم سے منسوب کیا ہے (مختصر عبارت مکمل ہوئی)

میں (احمد رضا خان قادری) کہتا ہوں کہ اس کے باوجود یہاں کتاب میں کچھ خلط ملط اور اشتباہ پایا جاتا ہے میں نے اس پر اس کے حاشیہ میں تنبیہ کی ہے سید مرتضی نے شرح احیاء العلوم میں اپنے حاشیہ میں تنبیہ فرماتے ہوئے ان سے نقل کرنے میں کچھ اضافہ فرمایا لیکن میں نے اسے شرح دلائل الخیرات کے اپنے نسخہ میں نہیں پایا اور فی ذاتہٖ وہ صحیح بھی نہیں اس لئے کہ مطالع المسرات میں ابن جوزی کے حوالے سے کوئی نئی صورت نہیں ذکر کی گئی لہٰذا ابن جوزی کا قول "ہٰکذا" اسی گزشتہ قول کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہ وہی ہے جس کو علامہ ابن حجر نے جمہور اور اکثر کی طرف سے منسوب کیا ہے جیسا کہ آئندہ ذکر کیا جاتا ہے آپ سنیں گے لیکن سید مرتضی نے اس کی تصویر مطالع المسرات سے ابن جوزی کے قول "ہٰکذا" کہنے کے بعد کچھ اس طرح نقل فرمائی ہے

جو نقشہ ذیل سے ظاہر ہے:

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مطالع المسرات المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ فیصل آباد ص ۱۴۹۔۱۴۸)

"ثم عقبه بقوله و نسب ابن حجر هذاه الصفة الى الاكثر۔۔۔الخ۔

پھر اسے اپنے اس قول کے بعد لائے ہیں کہ علامہ ابن حجر نے اس صفت کو اکثر کی طرف منسوب کیا ہے الخ

(اتحاف السادۃ المتقین الجملۃ العاشرۃ صفۃ الروضۃ المشرفۃ الخ دارالفکر بیروت ۴ / ۲۱۔۴۲۰)

فلاادری لعل هذا الغلط فی التصویر من النساخ و الله تعالٰی اعلم۔"

میں نہیں جانتا کہ شاید تصویر میں یہ لفظ غلطی کرنے والوں کی طرف سے اضافہ ہوگیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جوہر منظم امام ابن حجر میں ہے:

"یسن له بل یتاکد علیه اذا فرغ من السلام علی رسول الله ﷺ ان یتاخر الی صوب یمینه قدر ذراع للسلام علی ابی بکر الصدیق رضی الله تعالٰی عنه و کرم وجهه لان راسه عند منکب رسول الله ﷺ ثم یتاخر الی یمینه ایضا قدر ذراع للسلام علی سیدنا عمر رضی الله تعالٰی عنه لان راسه عند منکب ابی بکر وهذه صورة القبور الثلثة الکریمة علی الاصح المذکور وعلیه الجمهور، ثم قال بعد التصویر اخترت وضعها علی هذه الکیفیة لانها لمطابقة للواقع عند توجه الزائر الیهم۔۔۔الخ"

تاکیدی سنت ہے کہ جب زائر حضور ﷺ کی ذات اقدس پر سلام پیش کرنے سے فارغ ہو تو حضرت ابو بکر صدیق کو سلام پیش کرنے کے لئے بقدر ایک ہاتھ اپنی دائیں جنوبی سمت پیچھے ہٹ جائے (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور ان کے چہرے کو رونق بخشے) کیونکہ ان کا سر مبارک حضور ﷺ کے شانوں (کندھوں) کے بالمقابل ہے پھر دائیں جانب ایک ہاتھ کے بقدر مزید پیچھے ہو جائے تاکہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کر سکے کیونکہ ان کا سر مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھوں کے بالمقابل ہے۔ زیادہ صحیح قول مذکور کے مطابق قبور ثلاثہ کی یہی صورت واقع ہے اور اسی پر جمہور (اکثر علماء اسلام) کا اتفاق ہے پھر تصویر کے بعد فرمایا میں نے اس کیفیت کے مطابق صورت وضع قبر اختیار کی ہے اس لئے کہ یہی واقع کے مطابق ہے جب زائر ان کی طرف منہ کرے الخ

(الجوہر المنظم الفصل السابع فیما ینبغی للزائر فعلہ الخ المکتبۃ القادریہ جامع نظامیہ لاہور ص ۵۰)

(فتاویٰ رضویہ: جلد 21، صفحہ 440 تا 446، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کی موجودہ تصاویر:

مذکورہ بالا تمام روایات سے درج ذیل امور سامنے آئے:

☆۔۔۔رسول اللہ ﷺ و شیخین کریمین کے مزارات کے گرد چار دیواری ہے۔

☆۔۔۔یہ چار دیواری بالکل بند ہے اس میں آنے جانے کا کوئی بھی راستہ نہیں ہے۔

☆۔۔۔اس چار دیواری کے گرد بھی ایک پانچ کونوں والی مضبوط دیوار ہے جس پر چادر ڈال دی گئی ہے۔

☆۔۔۔یہ پانچ کونوں والی دیوار بھی بالکل بند ہے اس میں بھی آنے جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

☆۔۔۔اس پانچ کونوں والی دیوار کے باہر اب سنہری جالیاں ہیں جن کے اندر پردے لگے ہیں۔

☆۔۔۔خاص حجرۂ مبارکہ اور پانچ کونوں والی دیوار کے بالکل نیچے سلطان نور الدین زنگی عَلَیۡہِ رَحمۃُاللّٰہِ الۡقَوِی کی بنائی ہوئی سیسہ پلائی مضبوط زمینی دیوار موجود ہے۔

☆۔۔۔خاص حجرۂ مبارکہ اور پانچ کونوں والی دیوار کے عین اوپر سبز سبز گنبد مزارات ثلاثہ سے برکتیں لوٹ رہا ہے اور وہ برکتیں پورے عالم میں لٹا رہا ہے۔

☆۔۔۔اب کوئی بھی ایسا راستہ نہیں ہے کہ براہ راست کوئی بھی شخص رسول اللہ ﷺ و شیخین کریمین کے مزارات تک پہنچ سکے اور یہ تمام اُمور پہلی صدی سے لے کر زیادہ سے زیادہ چھٹی صدی تک مکمل کر لیے گئے تھے۔

☆۔۔۔یہ جو آئے دن اخبارات میں یا ٹی وی چینلز پر خبریں نشر کی جاتی ہیں کہ فلاں بادشاہ یا صدر یا کوئی بھی مخصوص شخصیت یا کسی اور کے لیے روضۂ مبارکہ کا دروازہ کھولا گیا یا بعض حضرات کا یہ دعویٰ کرنا کہ وہ روضۂ مبارکہ کے اندر گئے ہیں تو یہ تمام حضرات فقط اُسی پانچ کونوں والی دیوار کے باہر تک ہی گئے ہیں جس پر سبز رنگ کا غلاف چڑھا ہوا ہے نہ کہ خاص قبور مبارکہ تک۔ اس سے آگے کوئی بھی نہیں جاسکتا کیونکہ وہ دیوار ہر طرف سے بالکل بند ہے۔ حتی کہ گنبد خضراء کے خادمین بھی اسی پانچ کونوں والی دیوار کے باہر تک ہی جاسکتے ہیں۔

☆۔۔۔واضح رہے کہ پانچ کونوں والی دیوار کے بننے سے قبل یا جب تک اس کے ذریعے خاص قبور مبارکہ تک جانے کا راستہ تھا تو اس وقت کیمرہ نہ تھا، جب کیمرہ ایجاد ہوا تو اندر جانے کا راستہ بند کر دیا گیا تھا۔ لہٰذا خاص قبور مبارکہ کی تصویر لینا فی الحال ناممکن ہے۔ آج کل بعض کتب، مضامین، کتبوں اور اسٹیکرز وغیرہ پر چند قبور کی تصاویر ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے حالانکہ وہ آپ ﷺ کی قبر مبارکہ نہیں ہے، کیونکہ اب اس کی تصاویر بنانا ممکن

نہیں ہے اور جب اس کی تصاویر بنانا ممکن تھا اس وقت کیمرہ موجود نہ تھا۔ موجودہ تصویریں بزرگان دین کی قبور شریف کی ہیں، ایک تصویر تو حضرت سیّدُنا جلال الدین رومی عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی کی قبر مبارک کی ہے۔ لٰہذا ایسی تمام تصاویر کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف منسوب کرنا درست نہیں ۔ مزارات ثلاثہ کے حجرۂ مبارکہ، پانچ کونوں والی دیوار، اس کے اوپر سبز گنبد کا قلمی نقشہ اگلے صفحہ ملاحظہ کیجئے۔ (فیضان فاروق اعظم: جلد 1، صفحہ 792،790، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

نقشۂ مزاراتِ رسول اللہ، صدیق اکبر و فاروق اعظم
صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم ورضی اللہ تعالٰی عنہما
سنہری جالیوں کے باہر سے نظر آنے والے تین سوراخ
مواجہہ شریف (سنہری جالیاں)
گنبد خضراء
رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی آخری آرام گاہ
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آرام گاہ
حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آرام گاہ
ایک قبر کی خالی جگہ
حظار مزوّر
سیسہ پلائی دیوار
قدمین شریفین
ریاض الجنۃ
حجرہ مبارکہ
محراب تہجد
E W
S